ماہِ شعبان المعظم

(از جناب حکیم مولوی محمد بشیر صاحب مبارکپوری رحمانی)

یہ مضمون شاید آپ کو قبل از وقت معلوم ہو، کیونکہ ابھی "شبرات" کو تقریباً ایک مہینہ باقی ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ آئندہ پرچہ شبرات کے بعد شائع ہوگا اسلئے مجبوراً اس مضمون کو اسی نمبر میں جگہ دینی پڑی۔ آپ اسے غور سے پڑھیں اور اس میں بتائی ہوئی شرعی اور دینی نصیحتوں پر عمل کرکے دونوں جہان کی بھلائیاں حاصل کریں۔ جو کچھ اس میں لکھا ہے شریعت کا یہی فیصلہ ہے، اس کے خلاف کرکے اس بابرکت مہینے میں گنہگار نہ بنئے۔ (مدیر)

اس مہینے کی خیر و برکت اور عظمت سے شاید ہی کوئی بدبخت مسلمان منکر ہو جس کی رفعت شان کا اندازہ اس حدیث سے کیا جاسکتا ہے عن اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ لم ارک تصوم من شہر من الشھور ما تصوم فی شعبان قال ذلک شھر یغفل الناس عنہ بین رجب و رمضان وھو شھر ترفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی و انا صائم (رواہ ابو داؤد والنسائی وصححہ ابن خزیمہ کذا فی تحفۃ الاحوذی ملک ج ۲)۔ حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں نے آپ کو کسی مہینے میں (سوائے رمضان کے) اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جس قدر آپ شعبان میں رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ اس رجب اور رمضان کے درمیان والے مہینے (شعبان) کی فضیلت سے غافل ہیں حالانکہ اس مہینے میں لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ میری چاہت یہ ہے کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے میرے روزہ داری کی حالت میں پیش ہوں" حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ اس مہینہ کی بزرگی منانے کا اسلامی طریقہ صرف یہی ہے کہ کثرت سے روزے رکھے جائیں اور بغیر تعیین اوقات یا اعداد کے کثرت سے نمازیں پڑھی جائیں۔ صدقات و خیرات کئے جائیں۔ غریبوں اور مسکینوں وغیرہ کو کھانے کھلائے جائیں کپڑے پہنائے جائیں خواہ مردوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کئے جائیں یا خود ثواب حاصل کرنے کیلئے۔ غرض اچھے کام جن کا اسلامی شریعت میں ثبوت ہے جن سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔ اس پورے مہینے میں بغیر کسی خاص دن یا رات کی تعیین کئے ہوئے پوری مستعدی سے بجالائے جائیں، ان کی بجاآوری میں غفلت اور سستی نہ کرنی چاہئے اور تمام بُرے کاموں سے اور ان سے بھی جن کا شریعت اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہیں خود بچا جائے اور لوگوں کو بچایا جائے۔

اس مبارک مہینے کی ایک رات "شب برات" بھی ہے جس کی فضیلت میں مختلف مضامین کی متعدد حدیثیں آئی ہیں گو انفرادی حیثیت سے سب کی سب ضعیف ہیں تاہم متعدد طرق سے آنیکی وجہ سے مجموعی طور پر اس رات کی فضیلت اس مہینے کی باقی راتوں پر ایک حد تک ثابت ہوتی ہے لیکن باایں ہمہ کوئی خاص عبادت یا کوئی خاص عمل رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس رات میں یا اس کے دن میں صحیح طور پر ثابت نہیں۔ پس اس متبرک مہینے کی اس مبارک رات میں عبادات الٰہیہ شرعیہ سے جو نسی چاہیں کریں اور ان بدعات سے جو شریعت سے ناواقف جاہل صوفیوں یا شیاطین کی رائج کردہ ہیں قطعاً اجتناب اور پرہیز کریں۔

جاہل صوفیوں کی رائج کردہ بدعات میں سے شعبان کی پندرہویں رات میں حکم شرعی سمجھکر سَو رکعت نماز پڑھنی ہے یا بارہ رکعت پڑھنی جس کی ہر ایک رکعت میں تیس تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جائے یا خصوصیت کے ساتھ اس کے دن میں کسی مخصوص ثواب کی غرض سے روزہ رکھنا یا مُردوں کی روحوں کے آنے کا اعتقاد رکھنا اور اس کی وجہ سے چراغاں کرنا، گھروں کی صفائی کرنا، حلوا وغیرہ پکانا، لوبان وغیرہ خوشبودار چیزیں سلگانا۔ وغیر ذلک

شیاطین کی رائج کردہ بدعت یہ ہے اس مبارک مہینے کی متبرک رات میں بجائے عبادت کے اپنی یا ماں باپ کی پسینہ کی کمائی میں اپنے ہاتھوں سے آگ لگانا اور جانوں، مالوں اور گھروں کو پھونکنا اس سے میری مراد آتشبازی ہے جو اوّلاً اللہ تعالیٰ کی مخالفت اور اس سے جنگ کرنی ہے کیونکہ آتشبازی اسراف اور فضول خرچی میں داخل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم وَ لَا تُسْرِفُوْا سے ہمیشہ کیلئے قطعاً حرام کر دیا۔ پس جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی مخالفت کرکے آتشبازی چھوڑے گا وہ اس خدائی وعید کا مستحق ہوگا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ ۱۸ ع ۱۵) پس چاہیے کہ ڈرتے رہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ پہنچے ان لوگوں کو کوئی مصیبت یا دردناک عذاب۔ ثانیاً۔ اس سے اخروی نہ سہی کوئی دنیوی فائدہ بھی تو نہیں جو ان نافہموں اور بے عقلوں کے لئے سبب عذر بن سکتا۔ ثالثاً بجائے فائدہ کے البتہ نقصان ہوتا ہے جو کبھی بصورت مصیبت کے اور کبھی دنیاوی عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات خود چھوڑنے والا اس سے زخمی ہو جاتا ہے کپڑے جل جاتے ہیں کبھی اس کا سارا بدن جھلس جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض فوتیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ بعض مرتبہ دوسرے لوگوں پر بھی اس کا حملہ ہوتا ہے وہاں بھی عموماً یہی واقعات ہوتے ہیں اور زیادہ تر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے گھروں میں آگ لگ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا گھر جلکر راکھ ہو جاتا ہے۔

بھائیو! سوچو تو سہی تم وہ کھیل کھیلتے ہو جو تمہاری مالی بربادی کے ساتھ تمہاری جان کو بھی نہیں چھوڑتا۔ کیا عقل کا یہی تقاضا ہے؟ مسلمانو! تمہاری بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ مشکل سے سَو میں سے دس برسر روزگار یا ملازم ہوں گے جن میں بھی پانچ ہی ایسے ہوں گے جن کو وقت پر آرام سے روٹی ملتی ہوگی۔ تمہاری غربت و افلاس کا یہ حال ہے کہ کثرت سے وہ لوگ ہیں جو مٹھی بھر چنے پر دن گذارتے ہیں اور بہت زیادہ ایسے ملیں گے جو کئی کئی فاقوں سے دن گذارتے ہیں لیکن اپنی شرافت سے کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ او غافل مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ عقل سے کام لو۔ تمہاری غفلت حد سے آگے بڑھ چکی ہے تمہاری غفلت تقریباً تمہیں مٹا چکی ہے کچھ تھوڑی کسر اور ہے۔ اگر اب بھی تم نے ہوش نہ سنبھالا اور آئندہ بیجا اور فضول خرچیوں سے نہ باز رہے تو خدا ہی جانتا ہے کہ آخرت کی سیہ روئی کے علاوہ دنیاوی ذلتوں سے کہاں تک دوچار ہونا ہوگا۔

بعض لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ بچے چونکہ بہت پریشان کئے ہوئے تھا اسلئے مجبوراً لانا پڑا لیکن یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے